ہر شخص اچھی طرح غور کرلے کہ اس نے کل قیامت کیلئے کیا پیشگی تیاری کی ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خلَقَ النُّفوسَ وسَوَّاهَا، وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا)(١)، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللَّهَ **عِبَادَ اللَّهِ** حَقَّ التَّقْوَى، وَرَاقِبُوهُ فِي السِّرِّ وَالنَّجْوَى، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْعُمُرَ أَيَّامٌ، وَأَنَّ الدُّنْيَا مَعْبَرٌ، وَفِي تَعَاقُبِ شُهُورِهَا عِبَرٌ، وَفِي انْقِضَاءِ سَنَوَاتِهَا فِكَرٌ، وَلَنَا بِمَنْ قَبْلَنَا أُسْوَةٌ، وَفِينَا لِمَنْ بَعْدَنَا عِبْرَةٌ؛ (وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)(٢).

برادرانِ ملتِ ایمانیہ! میرے عزیز دوستو! آدمی اس وقت تک نیکی اور بھلائی پر قائم رہتا ہے جب تک اس کا نفس اس کو نیکی پر ابھار تا رہتا ہے اور وہ اس کیلئے ایک واعظ کا کردار ادا کرتا رہے اور آدمی کے اندر اپنے محاسبہ کا جذبہ اور حوصلہ موجود رہتا ہے(٣) ورنہ نفس تو عموماً انسان کو بدی پر ابھارتا ہے اور اس کو برائی کا حکم دیتا رہتا ہے ہاں جس پر

(١) الشمس: ٩
(٢) البقرة: ٢٨١
(٣) محاسبة النفس لابن أبي الدنيا ١/٧. بتصرف. والقائل هو التابعي الجليل: الحسن البصري رحمه الله.

اللہ کی رحمت ہو جائے (إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي)[1]، ہاں یہ کہ میرا ربّ رحم فرمادے (تو اس صورت میں نفس کا کوئی داؤ نہیں چلتا) بلا شبہ نفس کے محاسبہ سے انسان کو روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے اور اس کو قابو میں رکھنے سے بندہ کے اندر تقویٰ پیدا ہوتا ہے چنانچہ اللہ ربّ العزّت کا ارشاد ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ)[2]، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ غور کر لے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے، یقیناً بہت عقلمند ہے وہ انسان جو اپنے نفس کی نگرانی کرتا رہے اور گذشتہ امور پر اس کا محاسبہ کرتا رہے اور آنے والی اخروی زندگی کیلئے جو کچھ ذخیرہ کیا ہے اس پر غور کرتا رہے نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ نے فرمایا ہے: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَيْسَرَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ»[3] عنقریب (روزِ قیامت میں) اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک سے اس حال میں کلام فرمائے گا کہ باری تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے فقط وہی تمام اعمال نظر آئیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے اور جب اپنی بائیں طرف

---

(١) يوسف: ٥٣.
(٢) الحشر: ١٨.
(٣) متفق عليه. واللفظ للطبراني في المعجم الكبير رقم: ١٨٤.

دیکھے گا تو اس طرف بھی اس کو وہی اعمال دکھائی دیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے، پس جو بندہ آخرت کی کامیابی چاہتا ہے اور اس کیلئے کماحقہ محنت کرنا چاہتا ہے تو اسے برابر اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اپنے عمل کا جائزہ لینا چاہیے اور مسلسل ایسے کام کی جستجو میں رہنا چاہیے جس میں دونوں جہان کی ترقی اور دائمی سعادت مندی ہو اور ضروری ہے کہ باری تعالیٰ پر اس کا ایمان واعتماد پختہ اوراٹل ہو، اور بلندیوں تک پہونچنے کا اس کا حوصلہ کبھی بھی کمزور نہ ہو، نیز وہ پختہ عزم، نیک فالی، امید، اطمینانِ قلب اور نیکی سے مزین ہو رسول اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «الْبِرُّ مَا سَكَنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا لَمْ تَسْكُنْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَلَمْ يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ»[1]. نیکی وہ ہے جس پر آدمی کا نفس مطمئن اور دل پر سکون ہو اور بدی وہ ہے جس پر نفس کو سکون نہ ہو اور اس پر دل مطمئن نہ ہو یعنی نور ایمانی کی برکت سے دل فیصلہ کردے اور اس کے دل میں کوئی تردد باقی نہ رہ جائے پس بہت نیک بخت ہے وہ بندہ جو اپنے نفس کا محاسبہ اور اس کی نگرانی کرتا رہے یقیناً ایسے بندے کیلئے بڑی کامیابی اور بڑی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم سے نوازتا ہے اس کو اطاعت و وعبادت پر ثابت قدم رکھتا ہے اور بہت زیادہ ثواب عطا کرتا ہے

(١) أحمد: ١٧٧٤١.

آخرت کی تیاری کرنے والو! ہماری زندگی کے ماہ وسال بڑی تیزی سے گذر رہے ہیں اور فرشتے ہمارے تمام اعمال لکھ رہے ہیں اور ہمارے اقوال وافعال اللہ تعالی کے پاس محفوظ کئے جارہے ہیں چنانچہ قرآن کا فرمان ہے ،(عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ)(١) لوگوں کے (تمام اقوال وافعال) میرے ربّ کے پاس ایک کتاب میں (مکتوب ومحفوظ ہیں)جس کتاب کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قیامت میں اس کی کیفیت دیکھ کرانسان پکارا اٹھے گا:(لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا)(٢) (یہ کیسی کتاب ہے)جس نے (ہمارا) کوئی چھوٹااور بڑاعمل ایسانہیں چھوڑاجس کاپوراا حاطہ نہ کرلیاہو، پس ضروری ہے کہ ہم نیکی اور بھلائی کااہتمام کریں اور سب سے پہلے فرائض پر عمل کریں ،اللہ رب العزّت نے نماز اورزکوٰۃ کا حکم دیتے ہوئے فرمایاہے:(وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ)(٣)اور نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہواور جونیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرۂ آخرت بناکر) بھیجدوگے اسکواللہ کے پاس پہونچ کرپالوگے اسی طرح ہم ہرایک کے ساتھ بھلائی کامعاملہ کریں سب کے حقوق اداکریں اور لوگوں پرکسی طرح کاظلم نہ کریں لوگوں سے مُعافی تلافی کرلیں اور اپنے معاملات کو صاف کرلیں نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کا فرمان ہے:«مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ؛

---

(١) طه: ٥٢.
(٢) الكهف: ٤٩.
(٣) البقرة: ١١٠.

فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ»[1]. جس شخص کی جانب سے اپنے بھائی کی عزت پر یا کسی دوسری چیز کے سلسلے میں اس پر ظلم ہوا ہو تو وہ اس سے ضرور معاف کرالے . یا اللہ ! ہم سب کیلئے اپنے اپنے نفس کی نگرانی آسان فرما اور ہم پر لوگوں کے جو حقوق ہیں انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی مکمل اطاعت کی توفیق عطا فرما دے اور ان کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جنکی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البخاري: ٢٢٦٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

برادرانِ اسلام! میرے نمازی بھائیو! آخرت کی فکر اور اس کی تیاری انتہائی ضروری ہے باری تعالیٰ نے آخرت کی یاددہانی کراتے ہوئے فرمایا ہے: (يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ)(۱) جس روز (ایسا ہوگا) کہ ہر شخص اپنے کئے ہوئے اچھے کاموں کو سامنے حاضر کیا ہوا پائے گا، اور برائی کا جو کام کیا ہوگا اس کو بھی (اور) وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کی بدی کے درمیان بہت دور کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تعالی (رحمت کرنے کیلئے) تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور بلاشبہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ بندوں پر بہت شفقت کرنے والا ہے یعنی رب ارحم الراحمین اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے وہ چاہتا ہے کہ بندے اس کی طرف مائل ہوں اور اس سے مانگیں اسی لئے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنی رحمت کے باعث بندوں کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے تاکہ وہ اس کے سیدھے راستے پر چلیں اس کے سچے دین پر عمل کریں اور اس کے رسول کریم ﷺ کی پیروی کریں(۲) لهذا مؤمن بندے کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ

---

(۱) آل عمران: ۳۰.
(۲) تفسير ابن كثير: (۳۲/۲).

اپنے رب کے ساتھ اس کا تعلق کیسا ہے؟ پس وہ اپنے دل میں اپنے رب کا تقوی پیدا کرے اس کی اطاعت وعبادت کرتا رہے اپنے مالک جَلَّ جَلالُہٗ سے امید بھی لگائے رکھے اور اس سے ڈرتا بھی ہے خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے(وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى* فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى)[1]. اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور اس نے نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اسکا ٹھکانہ ہوگا، اسی طرح مؤمن کو والدین کے ساتھ اپنے تعلق کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے پس وہ ان کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کرتا رہے اور ان کے ساتھ انتہائی تواضع اور انکساری سے پیش آئے ربِّ کریم نے اس کی تاکید کی ہے(فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا)[2] پس ماں باپ کو اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جِھڑکو اور ان سے نرمی اور ادب کے ساتھ بات کیا کرو اسی طرح میاں بیوی کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور اپنے بچوں کے ساتھ اپنی شفقت کا جائزہ لینا چاہیے ان کیلئے وقت فارغ کرنا چاہیے اور ان کی بہترین تربیت کرنی چاہیے، طلبہ کو بھی مدرسہ اور اپنی تعلیم کے سلسلے میں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے تاکہ وہ تحصیل علم میں آگے بڑھیں اور خوب علمی ترقی کریں ایسے ہی مدرس کو طلبہ کے تئیں جوابدہی کا احساس رکھنا چاہیے اور اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کیا اس نے طلبہ کی تعلیم وتربیت اور ان کی اصلاح وہدایت میں

---

(١) النازعات: ٤٠-٤١.
(٢) الإسراء: ٢٣.

اخلاص سے کام لیا ہے؟اسی طرح جو لوگ بھی اس ملک کی سرزمین پر زندگی گذار رہے ہیں اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہورہے ہیں خواہ وہ یہاں کے باشندے ہیں یا اس ملک میں مقیم ہیں ہر ایک کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ اس نے اس ملک کی بھلائی کیلئے کیا کام کیا ہے؟ اور اس نے کیا کوششیں کی ہیں جو اس ملک کے استحکام اور پائیداری میں معاون ہیں اور اس کی دائمی ترقی اور خوشحالی میں مفید ہیں الغرض ہر ایک کو اپنے اپنے میدان میں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور اپنی کارکردگی کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے تاکہ اسے مزید بھلائی اور کامیابی حاصل ہو پھر بندے کو اس کا بھی شعور رکھنا چاہیے کہ وہ خالق جل جلالہ کی نگرانی اور اس کی نگہبانی میں ہے اور اس کا مالک اس کے تمام ظاہر و باطن سے سے باخبر ہے جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے﴿وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾[(١)]. اورذرہ برابر بھی کوئی شئی تمہارے رب سے غائب نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمانوں میں اور نہ کوئی چیز (اس سے) چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہے*** هَذَا، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ آتِ نُفُوسَنَا تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ

---

(١) يونس: ٦١.

زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا قَدَّمْنَا وَمَا أَخَّرْنَا، وَمَا أَسْرَرْنَا وَمَا أَعْلَنَّا، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا اللَّهُمَّ بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا أَبَدًا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ رَاشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَارْحَمِ اللَّهُمَّ الشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، تُدِرُّ بِهِ الضَّرْعَ، وَتُنْبِتُ بِهِ الزَّرْعَ، وَتُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.